اشعار سنت ہے

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

ہدی (منیٰ میں قربانی) کے لیے اونٹ کو داہنی جانب جو زخم لگایا جاتا تھا، اسے ''اشعار'' کہتے ہیں۔ یہ نبی اکرم ﷺ کی سنتِ مبارکہ ہے۔

① سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهٖ فَأَشْعَرَهَا فِي صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ، وَسَلَتَ الدَّمَ، وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ، ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ، فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ.

''رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز ذوالحلیفہ مقام پر ادا کی، پھر اپنی اونٹنی منگوائی، اس کی کوہان کی دائیں جانب اشعار کیا اور خون کو آس پاس لگا دیا اور اس کے گلے میں دو جوتے لٹکا دیئے، پھر اپنی سواری پر سوار ہوئے۔ جب وہ سواری آپ ﷺ کو لے کر بیداء پر چڑھ گئی، تو آپ ﷺ نے حج کا تلبیہ پڑھا۔''

(صحیح مسلم : ۱۲۴۳)

✿ امام ترمذی رحمہ اللہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

اَلْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ، يَرَوْنَ الْإِشْعَارَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ، وَالشَّافِعِيِّ، وَأَحْمَدَ، وَإِسْحَاقَ .

''اسی پر نبیٔ اکرم ﷺ کے صحابہ اور دوسرے اہل علم کا عمل ہے، وہ اشعار کو جائز سمجھتے ہیں۔ امام سفیان ثوری، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔''

(سنن التّرمذي، تحت الحديث : ٩٠٦)

② سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ، ثُمَّ قَلَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَأَهْدَاهَا .

''میں نے رسول اللہ ﷺ کی قربانی کے اونٹوں کے قلادے اپنے ہاتھوں سے بٹے، پھر آپ ﷺ نے ان کو قلادے پہنائے، اشعار کیا اور ہدی کے لیے روانہ کر دیا۔''

(صحيح البخاري : ١٦٩٦، صحيح مسلم : ٣٦٢/١٣٢١)

واضح رہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اشعار، جو کہ نبیٔ اکرم ﷺ کی سنت ہے، کو مثلہ کہتے ہیں، یعنی امام صاحب اُسے جائز نہیں سمجھتے۔ بعض الناس نے امام صاحب کے قول کی یہ تاویل کی ہے کہ جب لوگوں نے اشعار میں مبالغہ کیا، تو اس وقت امام صاحب نے مثلہ کہا ہے۔

لیکن یہ تاویل بلا دلیل ہے، اہل علم نے اس مسئلہ میں امام صاحب کا ردّ کیا ہے۔ ائمہ دین، محدثین کرام اور علمائے عظام رحمہم اللہ کے اقوال ملاحظہ ہوں:

① حافظ خطابی رحمہ اللہ (٣٨٨ھ) فرماتے ہیں:

لَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْكَرَ الْإِشْعَارَ غَيْرَ أَبِي حَنِيفَةَ وَخَالَفَهُ صَاحِبَاهُ وَقَالَا فِي ذٰلِكَ بِقَوْلِ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ .

''میں نہیں جانتا کہ کسی اہل علم نے اشعار کا انکار کیا ہو، سوائے ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے، جبکہ قاضی ابو یوسف اور امام محمد نے اِن کی مخالفت کی ہے، دونوں شاگرد اس حوالے سے دیگر اہل علم کے موافق بات کرتے ہیں۔''

(مَعالم السّنن : 153/2)

② حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

فِي هٰذَا الْحَدِيثِ اسْتِحْبَابُ الْإِشْعَارِ وَالتَّقْلِيدِ فِي الْهَدَايَا مِنَ الْإِبِلِ وَبِهٰذَا قَالَ جَمَاهِيرُ الْعُلَمَاءِ مِنَ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ : الْإِشْعَارُ بِدْعَةٌ لِأَنَّهٗ مُثْلَةٌ وَهٰذَا يُخَالِفُ الْأَحَادِيثَ الصَّحِيحَةَ الْمَشْهُورَةَ فِي الْإِشْعَارِ وَأَمَّا قَوْلُهٗ : إِنَّهٗ مُثْلَةٌ، فَلَيْسَ كَذٰلِكَ بَلْ هٰذَا كَالْفَصْدِ وَالْحِجَامَةِ وَالْخِتَانِ وَالْكَيِّ وَالْوَسْمِ .

''اس حدیث میں دلیل ہے کہ اشعار اور ہدی والے اونٹوں کے گلے میں ہار پہننا مستحب ہے۔ سلف وخلف کے جمہور اہل علم کا یہی مؤقف ہے، جبکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اشعار بدعت ہے، کیونکہ یہ مثلہ ہے۔ ان کا یہ قول اشعار کے بارے میں بہت سی صحیح اور مشہور احادیث کے خلاف ہے۔ رہا ان کا اشعار کو مثلہ کہنا، تو یہ درست نہیں، کیونکہ اشعار ایسے ہی ہے، جیسے فصد، سنگی، داغ دینا اور نشان لگانا ہوتا ہے۔''(شرح مسلم : ۲۲۸/۸)

③ امام وکیع بن جراح رحمہ اللہ (م۱۹۷ھ) فرماتے ہیں:

لَا تَنْظُرُوا إِلٰی قَوْلِ أَهْلِ الرَّأْيِ فِي هٰذَا، فَإِنَّ الْإِشْعَارَ سُنَّةٌ، وَقَوْلُهُمْ بِدْعَةٌ.

''اس بارے میں اہل رائے کے قول کومت دیکھیں۔اشعار سنت ہے، جبکہ ان کا قول خود بدعت ہے۔''

(سنن التّرمذي، تحت الحديث: ۹۰۶، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ ابوسائب سلم بن جنادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

كُنَّا عِنْدَ وَكِيعٍ، فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ مِمَّنْ يَنْظُرُ فِي الرَّأْيِ: أَشْعَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَقُولُ أَبُو حَنِيفَةَ: هُوَ مُثْلَةٌ؟ قَالَ الرَّجُلُ: فَإِنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ: الْإِشْعَارُ مُثْلَةٌ، قَالَ: فَرَأَيْتُ وَكِيعًا غَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا، وَقَالَ: أَقُولُ لَكَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ، مَا أَحَقَّكَ بِأَنْ تُحْبَسَ، ثُمَّ لَا تَخْرُجَ حَتّٰى تَنْزِعَ عَنْ قَوْلِكَ هٰذَا.

''ہم امام وکیع رحمہ اللہ کے پاس تھے۔انہوں نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے ایک آدمی، جو کہ رائے میں دلچسپی رکھتا تھا، سے فرمایا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعار کیا ہے، جبکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ مثلہ ہے! آدمی کہنے لگا: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اشعار کو مثلہ کہا ہے۔راوی کہتے

ہیں کہ میں نے دیکھا کہ امام وکیع رحمہ اللہ سخت غصہ میں آ گئے اور فرمانے لگے: میں آپ کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث سناتا ہوں اور آپ کہتے ہیں کہ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ اس طرح کہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو قید کر لیا جائے اور اس وقت تک نہ چھوڑا جائے، تاوقتیکہ آپ اپنے اس قول سے باز آ جائیں۔''

(سنن التّرمذي، تحت الحديث: ٩٠٦، وسندهٗ صحيحٌ)

قارئین کرام! دیکھا آپ نے کہ اہل سنت کے بہت بڑے امام وکیع رحمہ اللہ کس قدر اتباعِ سنت کے جذبہ سے سرشار ہیں؟ حدیثِ رسول کے خلاف کچھ سننا بھی گوارا نہیں کرتے۔ حدیث کے خلاف رائے پیش کرنے والوں پر شدید غصہ کا اظہار فرما رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ایسا ہی جذبہ صادقہ نصیب فرمائے، آمین!

④ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۳۱۱ھ) باب قائم کرتے ہیں:

بَابُ إِشْعَارِ الْبُدْنِ فِي شَقِّ السَّنَامِ الْأَيْمَنِ وَسَلْتِ الدَّمِ عَنْهَا، ضِدَّ قَوْلِ مِنْ زَعَمَ أَنَّ إِشْعَارَ الْبُدْنِ مُثْلَةٌ، فَسَمّٰى سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُثْلَةً بِجَهْلِهٖ.

''قربانی کے اونٹوں کی کوہان کی دائیں جانب اشعار کرنے اور خون کو لتھڑنے کا بیان، اس شخص کے ردّ میں جو یہ دعوی کرتا ہے کہ اونٹوں کو اشعار کرنا مثلہ ہے، اس نے اپنی جہالت کی وجہ سے نبی ﷺ کی سنت کا نام مثلہ رکھ دیا ہے۔''

(صحيح ابن خزيمة: ١٥٣/٤، ح: ٢٥٧٥)

⑤ حافظ ابنِ عبدالبر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحُكْمُ لَا دَلِيلَ عَلَيْهِ إِلَّا التَّوَهُّمُ وَالظَّنُّ وَلَا تُتْرَكُ السُّنَنُ

بِالظُّنُونِ.

''(امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے) اس قول پر کوئی دلیل نہیں، سوائے وہم اور ظن وتخمین کے، جبکہ سنتیں ظن وتخمین کی بنا پر نہیں چھوڑی جاسکتیں۔''

(الاستذکار: ٢٦٤/٤)

⑥ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

''امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ میں اشعار کو مکروہ سمجھتا ہوں، یہ تو مثلہ ہے، لیکن یہ کسی عالم کی ہفوات میں سے ہے کہ جس کام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے، اسے وہ مثلہ قرار دے۔ ہر اس عقل پر افسوس ہے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے پر گرفت کرتی ہے۔ ایسی عقل پر یہ لازم آتا ہے کہ اس کے نزدیک سنگی لگوانا، فصد کھولنا وغیرہ بھی مثلہ ہو اور وہ اس سے بھی رک جائے، نیز اس کے نزدیک ناک کاٹنے، دانت اکھیڑنے، کان کاٹنے وغیرہ کا قصاص لینا بھی مثلہ ہو اور چور اور فسادی آدمی کا ہاتھ کاٹنا بھی مثلہ ہو، شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنا بھی مثلہ ہو، زمین میں فساد کرنے والے کو سولی دینا بھی مثلہ ہو۔ دراصل مثلہ تو اس نے کیا ہے، جس نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعلِ مبارک پر تنقید تک پہنچا دیا ہے، یہ وہ شخص ہے، جس نے اپنے نفس کا مثلہ کیا ہے۔ حالانکہ اشعار حجۃ الوداع میں کیا گیا تھا اور مثلہ سے ممانعت اس سے کئی سال پہلے ہو چکی تھی۔ ثابت ہوا کہ یہ مثلہ نہیں۔ یہ امام ابوحنیفہ کا ایسا قول ہے، جس میں ان کا کوئی سلف نہیں، نہ ہی ان کے ہم زمانہ فقہائے کرام میں سے کسی نے ان کی موافقت کی ہے، سوائے ان لوگوں کے جن کو اللہ تعالیٰ نے ان کی تقلید کی آزمائش

میں ڈال دیا ہے۔ ہم فتنہ (تقلید) سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔''

(المُحلّٰی: ۱۱۱/۷۔۱۱۲)

⑦ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

رَدُّ السُّنَّةِ الصَّحِيحَةِ الصَّرِيحَةِ الْمُحْكَمَةِ فِي إِشْعَارِ الْهَدْيِ، بِأَنَّهَا خِلَافُ الْأُصُولِ؛ إِذِ الْإِشْعَارُ مُثْلَةٌ، وَلَعَمْرُ اللّٰهِ إِنَّ هٰذِهِ السُّنَّةَ خِلَافُ الْأُصُولِ الْبَاطِلَةِ، وَمَا ضَرَّهَا ذٰلِكَ شَيْئًا، وَالْمُثْلَةُ الْمُحَرَّمَةُ هِيَ الْعُدْوَانُ الَّذِي لَا يَكُونُ عُقُوبَةً وَلَا تَعْظِيمًا لِشَعَائِرِ اللّٰهِ؛ فَأَمَّا شَقُّ صَفْحَةِ سَنَامِ الْبَعِيرِ الْمُسْتَحَبُّ أَوْ الْوَاجِبُ ذَبْحُهُ لِيَسِيلَ دَمُهُ قَلِيلًا فَيَظْهَرَ شِعَارُ الْإِسْلَامِ وَإِقَامَةُ هٰذِهِ السُّنَّةِ الَّتِي هِيَ مِنْ أَحَبِّ الْأَشْيَاءِ إِلَى اللّٰهِ فَعَلٰى وَفْقِ الْأُصُولِ، وَأَيُّ كِتَابٍ أَوْ سُنَّةٍ حَرَّمَ ذٰلِكَ حَتّٰى يَكُونَ خِلَافًا لِلْأُصُولِ؟ وَقِيَاسُ الْإِشْعَارِ عَلَى الْمُثْلَةِ الْمُحَرَّمَةِ مِنْ أَفْسَدِ قِيَاسٍ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ؛ فَإِنَّهُ قِيَاسُ مَا يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَيَرْضَاهُ عَلٰى مَا يَبْغُضُهُ وَيَسْخَطُهُ وَيَنْهٰى عَنْهُ، وَلَوْ لَمْ يَكُنْ فِي حِكْمَةِ الْإِشْعَارِ إِلَّا تَعْظِيمُ شَعَائِرِ اللّٰهِ وَإِظْهَارُهَا وَعِلْمُ النَّاسِ بِأَنَّ هٰذِهِ قَرَابِينُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تُسَاقُ إِلٰى بَيْتِهٖ تُذْبَحُ لَهٗ وَيُتَقَرَّبُ بِهَا إِلَيْهِ عِنْدَ بَيْتِهٖ كَمَا يُتَقَرَّبُ إِلَيْهِ بِالصَّلَاةِ إِلٰى بَيْتِهٖ عَكْسَ مَا

عَلَيْهِ أَعْدَاؤُهُ الْمُشْرِكُونَ الَّذِينَ يَذْبَحُونَ لِأَرْبَابِهِمْ وَيُصَلُّونَ لَهَا؛ فَشَرَعَ لِأَوْلِيَائِهِ وَأَهْلِ تَوْحِيدِهِ أَنْ يَكُونَ نُسُكُهُمْ وَصَلَاتُهُمْ لِلّٰهِ وَحْدَهُ، وَأَنْ يُظْهِرُوا شَعَائِرَ تَوْحِيدِهِ غَايَةَ الْإِظْهَارِ لِيُعْلُوا دِينَهُ عَلٰى كُلِّ دِينٍ؛ فَهٰذِهِ هِيَ الْأُصُولُ الصَّحِيحَةُ الَّتِي جَاءَتِ السُّنَّةُ بِالْإِشْعَارِ عَلٰى وَفْقِهَا، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.

''ہدی کو اشعار کرنے کے متعلق صحیح صریح اور محکم سنت کو یہ کہہ کر رد کر دینا کہ یہ اُصول کے خلاف ہے، کہ اشعار مثلہ ہے۔ اللہ کی قسم! یہ سنت باطل اُصولوں کے خلاف ہے، جو سنت کے لیے نقصان دہ نہیں۔ جبکہ حرام مثلہ ایسی زیادتی والا عمل ہے، جو اللہ تعالیٰ شعائر کی نہ سزا ہو سکتی ہے اور نہ تعظیم۔ رہا اونٹ کی کوہان کو شق کرنا، جو کہ مستحب یا واجب ہے، تا کہ اس سے معمولی خون نکلے، تو یہ شعار اسلام کا اظہار ہے۔ اس سنت کا قیام جو کہ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ ترین اُمور میں سے ہے، بالکل اُصول (شرعیہ) کے موافق ہے۔ قرآن کی کس آیت نے یا کس حدیث نے اشعار کو حرام کیا، کہ جو یہ اُصول کے خلاف ہو گیا؟ اشعار کو حرام مثلہ پر قیاس کرنا، دنیا کا فاسد ترین قیاس ہے۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی محبوب اور پسندیدہ چیز کو اللہ کی مبغوض، مغضوب اور ممنوع پر قیاس کرنا ہے۔ اگر اشعار کی صرف یہی حکمت ہوتی کہ یہ شعائر الٰہیہ کی تعظیم اور اظہار ہے، یہ لوگوں کے لیے ایک طرح علامت ہوتی ہے کہ یہ جانور بیت اللہ کی طرف اللہ تعالیٰ کے لیے قربان ہونے جا رہا ہے، جس طرح بیت اللہ میں اس کے تقرب کے لیے نماز پڑھی جاتی ہے، اس کے برعکس اللہ کے دشمن یعنی مشرکین اپنے

خداؤں کے لیے ذبح کرتے ہیں اوران کے لیے نماز پڑھتے ہیں،تو اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیا اور موٴحدین کے لیے یہ مشروع کر دیا کہ ان کی قربانیاں اور نمازیں صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہوں اور موٴحدین شعائر توحید کا خوب اظہار کریں،تا کہ اللہ تعالیٰ کا دین ہر دین پر غالب کر دیں۔تو یہ وہ صحیح اُصول ہے، جس کے موافق سنت نے اشعار کو مشروع کیا ہے، وللہ الحمد!''

(إعلام المؤقعين : 255/2)

۲۳، جون، ۲۰۲۰ء